اَحکام وشرائع — شیخ الحدیث مولانا محمد اسحٰق

قنوتِ نازلہ کی حقیقت اور اس کا طریقہ

نازلة مصیبت کو کہتے ہیں اور قنوت دعا کو۔ اس لئے قنوتِ نازلہ کا معنی ہے: مصائب میں گھر جانے اور حوادثِ روزگار میں پھنس جانے کے وقت نماز میں اللہ تعالیٰ سے گریہ زاری والحاح، ان کے ازالہ ودفعیہ کی التجا کرنا اور بہ عجز وانکساری ان سے نجات پانے کے لئے دعائیں مانگنا۔

پھر مصیبتیں کئی قسم کی ہوسکتی ہیں۔ مثلاً دنیا کے کسی حصہ میں اہل اسلام کے ساتھ کفار کی جنگ چھڑنا، ان کے ظلم وستم کا تختۂ مشق بن جانا، قحط اور خشک سالی میں مبتلا ہونا، وباؤں اور زلزلوں اور طوفانوں کی زد میں آجانا وغیرہ۔ ان سب حالتوں میں قنوتِ نازلہ پڑھنا مسنون ہے اور آنحضرت ﷺ، صحابہ کرامؓ اور سلف اُمت کا معمول بھی۔ اس کا مقصد فقط یہی ہے کہ مسلمان اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ خدا سے معافی مانگیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل اسلام پر رحم وکرم فرمائے اور ان کو ان مصائب اور تکالیف سے نجات دے۔

قنوتِ نازلہ کا طریقہ

طریقہ اِس کا یہ ہے کہ فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد اِمام سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد ...... الخ پڑھنے کے بعد بلند آواز سے دعاے قنوت پڑھے۔ اس کے ہر جملہ پر سکوت کرے اور مقتدی پیچھے پیچھے بآوازِ بلند آمین کہتے رہیں۔ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ سے یہی طریقہ ثابت ہے جیسا کہ تفصیل آگے آرہی ہے۔

کس نماز میں قنوت نازلہ پڑھی جائے؟

مصیبت اور رنج والم کی شدت اور ضعف کے پیش نظر آنحضرت ﷺ نے کبھی بعض نمازوں میں قنوت فرمائی ہے اور کبھی پانچوں نمازوں میں۔ چنانچہ صحیح مسلم: ص ۲۳۷ میں ہے:

> ''حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں، بخدا! میں رسول اللہ ﷺ کی نماز (عملاً پڑھا کر) تمہارے ذہنوں کے قریب کرنا چاہتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت ابوہریرہؓ نے نمازِ ظہر، عشاء اور فجر پڑھائی اور ان میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے: "يَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ" (مسلم: ٦٧٦) جس میں اہل ایمان کے حق میں رحم وکرم کی دعا مانگتے اور کفار پر لعنت بھیجتے تھے۔''

صحیح مسلم کے اسی صفحہ پر حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ

''آنحضرت ﷺ صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔'' (مسلم: رقم ۶۷۹)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (صحیح سنن ابوداود: رقم ۱۲۸۰)

''جب بنو سلیم کے چند قبائل رعل، ذکوان اور عصیہ نے ستر قاری صحابہ کرامؓ کو دھوکے سے قتل کردیا تو آنحضرت ﷺ کا مہینہ بھر یہ معمول رہا کہ آپ لگاتار ظہر، عصر، مغرب، عشا اور فجر پانچوں نمازوں میں ہر نماز کی آخری رکعت میں سمع الله لمن حمده الخ کے بعد ان کے حق میں بددعا کرتے، ان پر لعنت بھیجتے اور صحابہ کرامؓ آپ کے پیچھے آمین آمین کہتے تھے۔''

صحیح مسلم کی ایک روایت میں آیا ہے کہ بعض اسیرانِ بلا کی نجات کے لئے آپ نے صرف عشاء کی نماز میں قنوت پڑھنے کا معمول بنایا۔ (مسلم: ۶۷۵)

جب احادیثِ مذکورہ بالا سے واضح ہوگیا کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی ایک نماز میں، کبھی دو تین اور کبھی پانچوں نمازوں میں قنوت فرمائی ہے تو ہمیں بھی واقعات اور حالات کے تقاضا کے مطابق ایسا ہی کرنا چاہئے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رکھنا چاہئے جب تک دشمنوں کی مکمل طور پر سرکوبی اور مسلمانوں کے مصائب و آلام میں تخفیف نہیں ہوجاتی۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپؐ برابر ایک مہینہ تک نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد اور سجدہ کرنے سے پہلے ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور دیگر ستم رسیدہ کمزور مسلمانوں کے حق میں نجات کی دعا مانگتے اور کفار کے لئے سخت نقمت کی جو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی سی قحط سالی کی صورت میں ہو، التجا کرتے۔ ایک دن آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور قنوت نہ کی۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: وما تراهم قد قدموا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا کو شرفِ قبولیت بخشا ہے اور وہ سب نجات پاکر مدینہ میں آگئے ہیں۔'' (صحیح مسلم: رقم: ۶۷۵/صحیح سنن ابوداود: رقم: ۱۲۷۹)

موجودہ وقت میں چونکہ ہم اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور اور سفاک و خونخوار دشمن ہندوستان سے برسرپیکار ہیں نیز ہمارے کشمیری مسلمان بھائی بھی متواتر اٹھارہ سال تک اس کے جور و جفا کی چکی میں پسنے کے بعد اس کے خلاف میدانِ کارزار میں نکل آئے ہیں۔ اس لئے جہاں ہم دشمن کی سرکوبی کے لئے جہاد بالسیف جیسی دوسری تدابیر اختیار کررہے ہیں، وہاں ہمیں قنوتِ نازلہ جیسے مجرب اور بے آواز ہتھیار سے بھی کام لینا چاہئے۔ یاد رکھیں یہ وہ ہتھیار ہے جس کا وار کبھی خطا نہیں گیا۔ بارہا ہم نے اس کا تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے، بس ضرورت یقین اور جذبہ صادق کی ہے!!

[اور یہی صورت ان دنوں افغانستان پر مغربی جارحیت کے حوالے سے مسلمانوں کو درپیش ہے،

چنانچہ مسلمانوں کو اپنی مساجد میں دفع بلا کے لئے قنوتِ نازلہ کا اہتمام کرنا چاہئے۔]

کیا قنوتِ نازلہ کے لئے کوئی مخصوص دعا ہے؟

قنوتِ نازلہ سے مقصود یہ ہے کہ مظلوم و مقہور مسلمانوں کی نصرت و کامیابی اور خونخوار وسفاک دشمن کی تباہی و بربادی کے لئے دعا کی جائے۔ اس لئے جو دعا اس مقصد کو پورا کرے، وہ قنوتِ نازلہ میں پڑھی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے کوئی مخصوص دعا اس طرح متعین نہیں کہ اس کے بغیر قنوت ہو ہی نہ سکے۔ ہاں بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب تک مشہور دعا: اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ الخ (جو جماعت کی صورت میں جمع کے الفاظ سے بدل کر یعنی اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ کہہ کر پڑھی جاتی ہے) نہ پڑھی جائے قنوت حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ان مذکورہ الفاظ کے ساتھ قنوت کرنا مستحب تو ہے، شرط نہیں۔ یہ تفصیل امام نوویؒ نے شرح مسلم میں یوں بیان فرمائی ہے:

> والصحيح أنه لا يتعين فيه دعاء مخصوص بل يحصل بكل دعاء وفيه وجه أنه لا يحصل إلا بالدعاء المشهور اللهم اهدني إلى آخره والصحيح أن هذا مستحب لا شرط. (مسلم مع النووی: ۱۷۶/۵)

لیکن زیادہ مناسب اور اولیٰ یہ ہے کہ یہ دعا بھی پڑھی جائے۔ اس کے بعد وہ دعائیں پڑھی جائیں جو اسی مضمون کی قرآن حکیم میں بیان ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلی اُمتوں کے مسلمانوں نے اپنی نصرت اور دشمن کی ہلاکت کے لئے ہم سے یوں دعا کی اور ہم نے اسے شرفِ پذیرائی بخشا۔ اس کے بعد وہ دعائیں پڑھی جائیں جو آنحضرت ﷺ، صحابہ کرامؓ اور سلف اُمت کا معمول تھیں۔ چنانچہ یہ دعائیں مع ترجمہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ یہ سب یا ان میں سے بعض پڑھ لی جائیں تو قنوتِ نازلہ کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

قنوتِ نازلہ کی قرآنی دعائیں

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾

"اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر بہت ظلم کئے۔ اب اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ فرمائے گا تو یقیناً ہم گھاٹے میں رہیں گے۔" (الاعراف: ۲۳)

وعن أنس قال كان أكثر دعاء النبي ﷺ: اللهم ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرۃ: ۲۰۱) (بخاری و مسلم)

"اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ"

﴿رَبَّنَا اَفرِغ عَلَينَا صَبراً وَّثَبِّتْ أَقدَامَنَا وَانصُرنَا عَلَى الْقَومِ الْكَافِرِينَ﴾

''اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں صبر ڈال، دشمن کے مقابلہ میں ہمارے قدم جما دے اور ہمیں کفار پر فتح ونصرت عطا فرما'' (البقرۃ:۲۵۰)

﴿رَبَّنَا اغفِرلَنَا ذُنُوبَنَا وَاِسرَافَنَا فِیْ اَمرِنَا وَثَبِّتْ اَقدَامَنَا وَانصُرنَا عَلَى الْقَومِ الْكَافِرِينَ﴾ (آلِ عمران:۱۴۷)

''اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ اور معاملات میں ہماری زیادتیاں بخش دے۔ دشمن کے مقابلہ میں ہمارے قدم جما دے اور کفار پر ہمیں فتح ونصرت عطا فرما۔''

﴿رَبَّنَا لَا تَجعَلنَا فِتنَةً لِّلْقَومِ الظّٰلِمِينَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَومِ الْكَافِرِينَ﴾

''اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے لئے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت خاص کے ساتھ ہمیں کافروں کے ظلم سے نجات دے۔'' (یونس:۸۶)

﴿رَبَّنَا عَلَيكَ تَوَكَّلنَا وَاِلَيكَ اَنَبنَا وَاِلَيكَ الْمَصِيرُ رَبَّنَا لَا تَجعَلنَا فِتنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغفِرلَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (الممتحنۃ:۵)

''اے ہمارے رب! ہم نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور سب طاقتوں سے منہ موڑ کر تیری طرف ہی لوٹے اور تیری طرف ہی پھرنا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے ہاتھوں فتنہ میں مبتلا نہ کر اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے رب! تو ہی غالب آنے والا حکمت والا ہے۔''

یہ دعائیں قرآن سے ماخوذ اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کی معمول بہا دعائیں ہیں۔ ان کا عامل خداوند کریم کی رحمت سے کبھی محروم نہیں رہتا۔ آپ بھی یقین کامل اور جذبہ صادق سے سرشار ہو کر ان کو اپنا معمول بنائیں۔ ان شاء اللہ العزیز فتح ونصرت کو اپنے قریب پائیں گے اور دشمن کو خائب وخاسر دیکھیں گے

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذنَا اِنْ نَّسِينَا اَوْ اَخطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحمِلْ عَلَينَا اِصرًا كَمَا حَمَلتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعفُ عَنَّا وَاغفِرلَنَا وَارحَمنَا اَنتَ مَولَانَا فَانصُرنَا عَلَى الْقَومِ الْكَافِرِينَ﴾ (البقرۃ:۲۸۶)

''اے ہمارے ربّ! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کا ارتکاب کر بیٹھیں تو ہم سے مؤاخذہ نہ فرما۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر کوئی ایسا شدید بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا۔ اے ہمارے ربّ! ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں ہے۔ ہمیں معاف کر ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم وکرم کی نظر ڈال۔ صرف تو ہی ہمارا مددگار ہے۔ لہٰذا کفار پر ہمیں فتح ونصرت عطا فرما۔''

﴿رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيْرًا﴾ (النساء: ۷۵)

''اے ہمارے رب! اس ملک (ہندوستان) کے ظالموں کے ظلم سے ہمیں نجات دے اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی کھڑا کردے اور اپنی طرف سے ہی ہمارا کوئی مددگار بنا دے۔''

﴿اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ﴾

''اے اللہ! آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے، چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلافات اور باہمی جھگڑوں میں فیصلہ کرتا ہے۔ اے ہمارے ربّ! تو ہمارے درمیان اور ہمارے اہل ملک (یہود و ہنود اور نصاریٰ) کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔'' (الزمر: ۴۶)

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کردہ دعائیں

(۱) اللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ (حصن حصین: ص ۱۳۰)

''اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی، ان کے ساتھ ہمیں بھی ہدایت دے اور جن کو تو نے صحت بخشی ہے، ان کے ساتھ ہمیں بھی صحت بخش اور جن کو تو نے اپنا دوست بنایا ہے ان کے ساتھ ہمیں بھی اپنا دوست بنا اور جو انعامات تو نے ہمیں عطا کئے ہیں، ان میں برکت دے اور جو فیصلہ تو نے کیا ہے اس کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ کیونکہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ یقیناً وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا جس کو تو دوست بنائے اور وہ کبھی عزت نہیں پاسکتا جس کو تو دشمن رکھے۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور عالی قدر ہے۔ ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔''

(۲) اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا عَنْكَ وَارْضَ عَنَّا (مشکوٰۃ)

''اے اللہ! ہمیں بڑھا اور کم نہ کر۔ ہمیں عزت دے اور ذلیل نہ کر۔ (اپنے انعامات اور فتح و نصرت) ہمیں عطا فرما اور محروم نہ رکھ ہمیں ترجیح دے اور ہم پر کسی کو ترجیح نہ دے۔ ہم کو اپنے سے

راضی کردے اور تو بھی ہم سے راضی ہوجا۔"

(۳) اَللّٰهُمَّ انْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (مِنْ أَهْلِ الْكَشْمِيْرِ وَالْاَفْغَانِ وَالْفِلَسْطِيْنَ) وَاشْدُدْ وَطْأَتَكَ (عَلٰى مَنْ ظَلَمَهُمْ مِنْ كَفَرَةِ الْمَغَارِبَةِ) وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ (صحیح مسلم: رقم ٦٧٦)

"الٰہی کشمیر کے کمزور اور ایمانداروں کو نجات دے۔ ان پر ظلم ڈھانے والے کفارِ مغرب کو بُری طرح روند ڈال اور سختی کے ساتھ کچل دے اور ان پر یوسفؑ کے زمانہ کی سی قحط سالی مسلط کر۔"

یہ دعا آپ مہینہ بھر عشاء کی نماز میں بطورِ قنوتِ نازلہ پڑھتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کمزور مسلمانوں کو کفارِ مکہ کے ظلم و استبداد سے نجات دی اور وہ بخیر و عافیت مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ بتقاضائے حال بریکٹ میں اضافہ کردیا گیا ہے۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّاتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا (مشکوٰۃ وقال الترمذی: حسن غریب)

"اے اللہ! اپنا ڈر ہمیں اس قدر دے جس کے ذریعے تو ہمارے اور اپنی نافرمانیوں کے درمیان حائل ہوجائے اور اپنی فرمانبرداری کی اتنی توفیق عطا فرما جس کے ساتھ تو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور اتنے یقین سے نواز جس کے باعث تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کردے اور جب تک ہمیں زندہ رکھے ہمیں اپنے کانوں، آنکھوں اور دوسری قوتوں سے متمتع ہونے کا موقع دے اور ان قوتوں کو آخر دم تک قائم رکھ کر ہمارا وارث بنا۔ جن لوگوں نے ہم پر مظالم توڑے ہیں ان سے ہمارا انتقام لے اور جنہوں نے ہم سے دشمنی کی ہے ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔ ہمارے دین کی وجہ سے ہم پر مصیبت نہ ڈال اور دنیا کو ہمارا بڑا مقصد اور منتہائے علم نہ بنا اور بے رحم اور ظالموں کو ہم پر مسلط نہ کر۔"

شاہ ولی اللہؒ حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ دشمن کی ہلاکت کیلئے یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ" (مشکوٰۃ: رقم ۲۴۲۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

"اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، دشمن کی فوجوں کو شکست فاش دے، الٰہی! ان کو شکست دے اور میدان جنگ میں ان کے قدم اکھاڑ دے۔ الٰہی! ہم تجھے ہی ان کے

مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِىْ لَاتَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ" (حصن حصین: ص ۱۳۰)

''اے اللہ! سب ایمان والے مسلمان مردوں اور ایمان والی مسلمان عورتوں کو بخش دے اور ان کے دلوں میں الفت و محبت ڈال دے اور ان کے آپس کے معاملات درست فرما دے اور ان کے اور اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی مدد فرما۔ اے اللہ! ان کافروں پر لعنت فرما جو تیری راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے نیک بندوں سے جنگ کرتے ہیں۔ اے اللہ! تو ان کے منصوبوں میں اختلاف ڈال دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل کر جس کو تو مجرم قوم سے کبھی نہیں ہٹاتا۔''

میدانِ جنگ میں پڑھنے کی دُعا

غزوۂ خندق میں جب عرب کے تمام قبائل اور خیبر کے یہودیوں نے مل کر مدینہ منورہ پر حملہ کیا تو سراسیمہ اور دہشت زدہ صحابہؓ نے عرض کی: یارسول اللہؐ! کوئی دعا ہے جو ہم اس موقع پر پڑھیں۔ مارے خوف کے ہمارے کلیجے منہ کو آگئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں یوں کہو

"اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا"

''الٰہی! ہمارے عیوب پر پردہ ڈال (ہمارے دفاع کے کمزور پہلو دشمن کی نگاہ سے اوجھل رکھ) اور ہماری گھبراہٹیں امن سے بدل دے''

صحابی کا بیان ہے، ہم نے یہ دعا پڑھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری غیبی امداد فرمائی اور اتنے زور کی آندھی چلائی کہ دشمن بے بس ہوکر پسپا ہونے پر مجبور ہوگیا۔ (رواہ احمد بحوالہ مشکوٰۃ: ص ۲۱۶)

اس حدیث کی تائید قرآن حکیم سے بھی ہوتی ہے:

﴿فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا﴾

''چنانچہ ہم نے کفار کی فوجوں پر آندھی اور ایسے غیبی لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے''

یہ دعا قنوتِ نازلہ میں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ بہتر یہ ہے کہ ہر مجاہد بلکہ ہر مسلمان اس مختصر ذکر سے اپنی زبان ہر وقت تر رکھے۔ چلتے پھرتے، سوتے جاگتے ہر حالت میں پڑھتا رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق میں کفار کے حق میں یہ دُعا بھی فرمائی:

"مَلأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا"

''اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے'' (بخاری)

آنحضرت ﷺ جب دشمن سے جنگ کرنے کے لئے نکلتے تو اللہ تعالیٰ سے یوں فریاد چاہتے:

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ أَحُوْلُ رَبُّكَ أَصُوْلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ" (ترمذی وابوداود بحوالہ مشکوٰۃ: ص ۲۱۶)

''الٰہی! تو ہی میرا قوت بازو اور مددگار ہے۔ تیری اعانت سے میں دشمن کی عیاری و مکاری دفع کرتا ہوں۔ تیرے بھروسہ پر میں حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں لڑتا ہوں۔''

قنوتِ نازلہ کی مزید دعائیں

۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ (حصن حصین: ص ۱۳۰)

۲) اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، إِهْدِنَا لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ ، إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

۳) اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الإِ سْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

۴) اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَأَذِلَّ الشِّرْكَ وَالْمُشْرِكِيْنَ، وَدَمِّرْ أَعْدَآءَ الدِّيْنِ وَانْصُرْ عِبَادَكَ الْمُوَحِّدِيْنَ وَاحْمِ حَوْضَةَ الإِسْلَامِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ،

اَللّٰهُمَّ احْفَظْ عَلَيْنَا دِيْنَنَا وَاحْفَظْ عَلَيْنَا أَمْنَنَا وَاحْفَظْ عَلَيْنَا اِسْتِقْرَارَنَا وَانْصُرْ إِخْوَانَنَا الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِكَ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ!

۵) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَ شَمَاتَةِ الأَعْدَآءِ

۶) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ، اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَلَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

۷) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ أٰمِنًا مُّطْمَئِنًّا وَّسَائِرَ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ آمِنَّا فِيْ أَوْطَانِنَا وَأَصْلِحْ اَئِمَّتِنَا وَوُلَاةِ أُمُوْرِنَا وَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ قَادَةَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْمَنْ خَافَكَ وَاتَّقَاكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ جَمِيْعَ وُلَاةِ الْمُسْلِمِيْنَ لِتَحْكِيْمِ شَرْعِكَ وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۸) اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْفَسَقَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآءَ كَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (حصن حصین: ص ۱۳۰)

۹) اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَّوْعَاتِنَا

۱۰) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ مَآ أَنْزَلْتَ مِنْ بَلَاءٍ وَفِتْنَةٍ فَاصْرِفْهُ عَنَّا وَعَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (آمین)